Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 3 (Hons) paper 5th (2019-20)

Topic :-Urdu adab me soofyae karam ka waseeh Daira

Scanned with CamSca

صوفیائے کرام کا وسیع دائرہ کار

صوفیائے کرام کی خدمات کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ انہوں نے اپنی بات عوام تک پہنچانے کے لیے زمانے میں رسالے لکھے۔ ان کی زبان موجودہ اردو زبان سے کسی حد تک مختلف تھی اور ایسا ہونا لازمی بھی ہے کیونکہ ہر زبان ابتدا میں بولی کے روپ میں رہتی ہے اور بعد میں ارتقاء کے مختلف مرحلوں سے گزرنے کے بعد ہی ایک واضح شکل اختیار کرتی ہے۔ آج اردو زبان کی جو صورت ہے وہ خاصی ترقی یافتہ ہے اور تغیر و تبدل کے مختلف مرحلوں سے گزری ہے۔ مگر صوفیائے کرام کے وقت میں یہ زبان تشکیل اور پختگی کے ابتدائی مراحل میں تھی اور اس پر مقامی بھاشاؤں کا گہرا اثر تھا۔ اسے موجودہ اردو کی قدیم ترین شکل کہا جا سکتا ہے۔ اور اسی زبان میں صوفیائے کرام نے مذہبی رسالے لکھے۔ اس زبان میں تخلیق کے جو نمونے موجود تھے، ان میں سے اکثر

دست برد زمانہ سے معدوم ہو چکے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ایسی شہادت نہیں کہ ہم صوفیائے کرام کے زیادہ سے زیادہ ملفوظات پیش کر سکیں مگر یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اردو زبان کے ابتدائی دور میں انہوں نے ناقابل فراموش اور قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے زمانے سے ہی صوفیائے کرام نے اردو زبان کی سرپرستی شروع کر دی تھی۔ مگر اب شیخ فریدؒ سے قبل کا کوئی نمونہ دستیاب نہیں ہے۔ مولوی عبدالحق جنہوں نے اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کی خدمات کی تفصیل سے ذکر کیا ہے، خود ہی یہ اعتراف کرتے ہیں:

"افسوس کے باوجود تلاش کے ہمیں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز کا کوئی معتبر قول ہندی زبان میں نہیں ملا لیکن ان کی عالمگیر مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یقینی امر ہے کہ وہ ہندی زبان سے ضرور واقف تھے کیونکہ ہندو بھی مسلمانوں سے کم ان کے معتقد نہیں۔ ہندالولی، کی ترکیب اور غریب نواز کا لقب خود ان کی عام مقبولیت کی صاف شہادت دے رہے ہیں۔ البتہ شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کے متعدد مقولے ملتے ہیں۔"

یہ تو ظاہر ہے کہ صوفیائے کرام کا مقصد زبان کی توسیع نہ تھا اور انہوں نے بالواسطہ یا غیر شعوری طور پر یہ کام انجام دیا۔ مگر ان کا مقصد خالص سیاسی بھی نہ تھا۔ ان کے پیش نظر سماجی، اخلاقی اور مذہبی حالات کی درستگی بھی تھی۔ ان کے سامنے حق اللہ اور حق العباد دونوں کی تلقین تھی۔ اس لئے انہوں نے سماج کے مختلف طبقوں سے میل جول بڑھایا۔ ان کی زبان سیکھی اور پھر اپنی مختلف النوع ضرورتوں کے اعتبار سے زبان کا ایک پیٹرن (PATTERN) اور نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ اس طرح زبان مختلف سمتوں میں پھیلی۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کے پیش کردہ نمونے پر بعد میں عمل نہ ہو سکا۔ مگر اس سے ایک ایسے زمانے میں اردو زبان کی توسیع ہوئی جو افراط و تفریط کا دور تھا۔ صوفیائے کرام نے جو الفاظ زبان میں داخل کیے ان سے اردو زبان میں گہرائی اور گیرائی دونوں پیدا ہوئی۔

Scanned with CamScanner